

یسوع مسیح کا مکاشفہ - نمبر تین

اساسیاتِ نبوت کی نقاب کشائی: وحی اور راہِ حق کا مطالعہ

Jeff Pippenger

2023-08-21

یوں جب ہم میدان کی جستجو کرتے اور سچائی کے قیمتی جواہرات کے لیے کھدائی کرتے ہیں، تو پوشیدہ خزانے آشکار ہو جاتے ہیں۔ غیر متوقع طور پر ہمیں قیمتی خام دھات ملتی ہے جسے جمع کر کے محفوظ رکھنا چاہیے۔ اور تلاش کا سلسلہ جاری رہنا چاہیے۔ اب تک جو خزانہ ملا، اس کا بڑا حصہ سطح کے قریب ہی رہا اور آسانی سے حاصل ہو گیا۔ جب تلاش ٹھیک طور پر کی جاتی ہے تو فہم اور دل کو پاک رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے۔ جب ذہن کھلا رکھا جائے اور وہ مسلسل میدان انکشاف میں تلاش کرتا رہے، تو ہم سچائی کے وافر ذخائر پائیں گے۔

پرانی سچائیاں نئے پہلوؤں میں آشکار ہوں گی، اور وہ سچائیاں نمایاں ہوں گی جو جستجو میں نظر انداز ہو گئی تھیں۔ باطل کی سفسطہ آرائی کے نیچے عظیم سچائیاں دفن ہو چکی ہیں، مگر ایک محنتی جستجوگر انہیں پالے گا۔ جب وہ حق کے قیمتی جواہرات کے خزانے کو ڈھونڈ کر کھولتا ہے، تو یہ چوری نہیں؛ کیونکہ جو کوئی ان جواہرات کی قدر کرتا ہے وہ انہیں حاصل کر سکتا ہے، اور پھر اس کے پاس بھی دوسروں کے لیے کھولنے کو ایک خزانہ ہوگا۔ جو بانٹتا ہے وہ خود کو اس خزانے سے محروم نہیں کرتا؛ کیونکہ جب وہ اسے اس انداز سے پیش کرنے کے لیے پرکھتا ہے کہ دوسروں کو متوجہ کرے، تو اسے نئے خزانے ملتے ہیں...

جو لوگ سچائی کے معلم ہو کر لوگوں کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں، انہیں عظیم موضوعات سے نبرد آزما ہونا چاہیے۔ انہیں معمولی موضوعات پر گفتگو میں قیمتی وقت صرف نہیں کرنا چاہیے۔ وہ کلام کا مطالعہ کریں، اور کلام ہی کی تبلیغ کریں۔ کلام ان کے ہاتھ میں ایک تیز، دو دھاری تلوار کی مانند ہو۔ وہ ماضی کی سچائیوں کی گواہی دے اور مستقبل میں کیا ہونے والا ہے یہ دکھائے۔

مزید روشنی نبوت کی تمام عظیم سچائیوں پر پڑے گی، اور وہ تازگی اور تابناکی میں دکھائی دیں گی، کیونکہ آفتابِ صداقت کی روشن کرنیں سب کچھ منور کر دیں گی۔ مخطوطات کی اشاعتیں، جلد 1، صفحات 37-40.

میرا یقین ہے کہ میں نے پچھلے مضامین کے ذریعے کافی نبوی نمائندگیاں قائم کر دی ہیں تاکہ جب ہم کتابِ مکاشفہ سے گزرنا شروع کریں تو ہمارے پاس ایک اچھا نقطہ حوالہ موجود ہو۔ اگر آپ یہ مضامین آن لائن پڑھ رہے ہیں، تو مجھے امید ہے کہ آپ سمجھتے ہوں گے کہ مضامین تاریخ کے لحاظ سے ترتیب وار ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ کچھ لوگ جو ان مضامین کی پیروی کر رہے ہیں، ان میں سے بہت سے اس بات سے پہلے ہی واقف ہیں جو میں بیان کر رہا ہوں، اور میں ان سے بار بار دہرانے پر معذرت چاہتا ہوں۔ میں کوشش کر رہا ہوں کہ جن سچائیوں پر ہم گفتگو کر رہے ہیں ان کے لیے کافی بائبل کی تائید فراہم کر دوں، تاکہ وہ لوگ بھی جو Future for America کے اختیار کردہ اصولوں سے نئے ہیں سمجھ سکیں اور دلچسپی برقرار رکھیں، اگرچہ انہیں ان تصورات سے وہ مانوسیت حاصل نہ ہو جو ہم میں سے بہت سے لوگوں کو پہلے سے ہے۔

کتابِ مکاشفہ میں کچھ نہایت طاقتور حقائق منکشف ہوئے ہیں، جنہیں میں نے ابھی حال تک کبھی پہچانا نہیں تھا۔ میں چاہوں تو بغیر اس کے کہ پہلے ان کے لیے نبوتی تائید کی کوئی بنیاد قائم کروں، انہیں سیدھا عوام کے سامنے رکھ دوں؛ لیکن یہ حقائق اتنے نئے اور اتنے سنجیدہ ہیں کہ میں ایسی کوئی بنیاد فراہم کیے بغیر انہیں بانٹنے پر آمادہ نہیں تھا—اور میری رائے میں یہ حقائق اسی مہر کشائی کی نمائندگی کرتے ہیں جو کتابِ مکاشفہ کی ہے اور جو مہلت ختم ہونے سے عین پہلے واقع ہوتی ہے۔

اور اُس نے مجھ سے کہا، اس کتاب کی نبوت کی باتوں پر مہر نہ لگا، کیونکہ وقت نزدیک ہے۔ جو ناراست ہے، وہ ابھی بھی ناراستی کرے؛ اور جو گندا ہے، وہ ابھی بھی گندگی کرے؛ اور جو راستباز ہے، وہ ابھی بھی راستبازی کرے؛ اور جو مقدس ہے، وہ ابھی بھی تقدس اختیار کرے۔ مکاشفہ 22:10، 11۔

یسوع نے سچائی کی تعلیم دینے کے بارے میں ایک اصول پیش کیا، جو میرے خیال میں یہاں صادق آتا ہے۔ یہ اصول روح القدس کے کام کی پہچان کے ضمن میں بیان کیا گیا ہے۔

اور جب وہ آئے گا تو وہ گناہ، راستبازی اور عدالت کے بارے میں دنیا کو قائل کرے گا: گناہ کے بارے میں، اس لیے کہ وہ مجھ پر ایمان نہیں لائے؛ راستبازی کے بارے میں، اس لیے کہ میں اپنے باپ کے پاس جاتا ہوں اور تم مجھے پھر نہ دیکھو گے؛ عدالت کے بارے میں، اس لیے کہ اس دنیا کے سردار پر عدالت ہو چکی ہے۔ مجھے تم سے ابھی بہت سی باتیں کہنا باقی ہیں، مگر تم اب انہیں برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ، یعنی روح حق، آئے گا تو وہ تمہیں تمام سچائی میں رہنمائی کرے گا، کیونکہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا بلکہ جو کچھ سنے گا وہی کہے گا، اور آنے والی باتیں تمہیں بتائے گا۔ وہ میری تمجید کرے گا، کیونکہ وہ میری چیزوں میں سے لے کر تمہیں دکھائے گا۔ یوحنا 16:8-16۔

جب مسیح نے فرمایا، "میرے پاس ابھی بھی بہت سی باتیں ہیں جو میں تم سے کہنا چاہتا ہوں، مگر تم اب انہیں برداشت نہیں کر سکتے،" تو یہ میرے اس یقین کو تقویت دیتا ہے کہ اب بھی بہت کچھ بیان کرنا باقی ہے، لیکن ان سچائیوں کی بنیاد رکھنے کے لیے پہلے ایک منطقی اساس ضروری ہے۔ یہ بات کہنے کے بعد، پچھلی آیات واضح کرتی ہیں کہ تین فرشتوں کے پیغامات کی نمائندگی روح القدس کے اس کام سے ہوتی ہے کہ وہ "دنیا کو گناہ، راستبازی اور عدالت کے بارے میں" ملامت کرتا ہے۔ یہ تینوں پیغامات آخری تنبیہی پیغام ہیں؛ لہذا روح القدس کے کام کی نشان دہی کرنے والی یہ عبارت ایک اہم گواہی ہے، کیونکہ یہ اس بات پر زور دیتی ہے کہ پیغام تدریجی طور پر سمجھا جاتا ہے، اور اسے وہی سمجھتے ہیں جن کے پاس روح القدس کا تیل ہے۔ یوحنا کتاب مکاشفہ میں اسی سچائی کی نمائندگی کرتا ہے جب وہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ دنیا کے آخری زمانے میں سبت کی عبادت کرنے والا سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ ہے۔

میں خداوند کے دن روح میں تھا اور اپنے پیچھے نرسنگے کی سی بڑی آواز سنی۔ مکاشفہ 1:10۔

دنیا کے آخر میں سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ وہ پیغام سمجھیں گے جس کی مہر مکاشفہ میں کھل چکی ہے، اور وہ ایسا اس لیے کریں گے کیونکہ وہ "روح میں" ہیں۔ اس تمثیل کے سیاق میں، جس کے بارے میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ وہ "ایڈونٹسٹ لوگوں کے تجربے کی تصویر کشی کرتی ہے"، یوحنا ایک دانا کنواری کی مانند ہے، کیونکہ اس کے پاس روح کا تیل ہے۔ وہ دنیا کے آخر میں دانا کنواریوں کی نمائندگی کرتا ہے، جو اپنے "پیچھے" سے ایک عظیم آواز سنتے ہیں۔ اس کے "پیچھے سے آنے والی آواز" کو بالکل اگلی آیت میں الفا اور اومیگا کے طور پر شناخت کیا گیا ہے، اور وہ آواز اسے ہدایت کرتی ہے کہ قدیم راہوں کی طرف لوٹ جائے اور ان پر چلے۔

یوں خداوند فرماتا ہے: راستوں میں کھڑے ہو جاؤ، اور دیکھو، اور قدیم راہوں کا پوچھو کہ بھلائی کی راہ کہاں ہے، اور اس پر چلو، تو تمہاری جانبیں آرام پائیں گی۔ لیکن انہوں نے کہا، ہم اس پر نہ چلیں گے۔ یرمیاہ 6:16۔

یرمیاہ کے "آرام" سے مراد آخری بارش کے دوران نزول روح القدس ہے۔ اگلی آیت میں یرمیاہ اُن نادان کنواریوں کی دوسری مثال پیش کرتا ہے جو ایڈونٹسٹزم کی بنیادوں (پرانے راستوں) کی طرف لوٹنے اور اُن پر چلنے سے انکار کرتی ہیں۔

اور میں نے تم پر نگہبان مقرر کیے کہ نرسنگ کی آواز سنو۔ لیکن انہوں نے کہا، ہم نہیں سنیں گے۔
برمیاہ 6:17۔

جب یوحنا اپنے پیچھے سے آنے والی وہ آواز سنتا ہے جو اسے قدیم راستوں یا ایڈونٹزم کی بنیادوں کی طرف رہنمائی کرتی ہے، تو وہ آواز نرسنگ کی مانند ہوتی ہے۔ وہ آواز ان "پہرے داروں" کے ذریعے پہنچائی جاتی ہے جنہیں خدا نے ایڈونٹزم پر مقرر کیا ہے۔ فادر ملر وہ پہرے دار تھے جنہوں نے ایڈونٹزم کے آغاز میں، عدالت کے کھلنے کا اعلان کرنے والے پہلے فرشتے کی منادی کے دوران، انتباہی نرسنگا پھونکا۔ لیکن یوحنا خاص طور پر ان لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے جو تیسرے فرشتے کا پیغام سناتے ہیں جو عدالت کے اختتام کا اعلان کرتا ہے۔ وہ ان کی نمائندگی کرتا ہے جو ان بنیادوں کی طرف لوٹتے ہیں جو خدا نے ملر کے کام کے ذریعے قائم کیے۔

ہم نے برسوں کے دوران بارہا دکھایا ہے (اور یہ حبقوق کی لوحوں میں بھی پایا جاتا ہے) کہ پہلے فرشتے کا پیغام "خدا سے ڈرو" گناہ کے بارے میں قائل کرنے کے لیے ہے، اور دوسرے فرشتے کا پیغام وہ ہے جہاں راستبازی ظاہر ہوتی ہے، اور تیسرا عدالت کی نشاندہی کرتا ہے۔ یہ تینوں مراحل تین فرشتوں کے ہیں اور اسی طرح روح القدس کے کام کے بھی تین مراحل ہیں۔ یہ تین مراحل ان تین عبرانی حروف سے بھی ظاہر کیے گئے ہیں جو اس عبرانی لفظ کو بناتے ہیں جس کا ترجمہ "سچائی" کیا جاتا ہے۔ یوحنا کے سولہویں باب کی عبارت میں، یسوع روح القدس کے اس کام کے بارے میں بات کر رہے ہیں کہ وہ خدا کے لوگوں کو "تمام سچائی" میں رہنمائی کرے، اور ساتھ ہی انہیں "آئندہ کی باتیں" بھی دکھائے۔ پھر بھی یسوع فرماتے ہیں کہ ان کے پاس "ابھی بھی بہت سی باتیں ہیں جو میں تم سے کہوں، مگر تم اب انہیں برداشت نہیں کر سکتے۔"

امید ہے کہ آپ نے اُس عبرانی لفظ کی کچھ اہمیت سمجھ لی ہوگی جس کا ترجمہ "سچائی" کیا گیا ہے۔ کیونکہ ہم نے ابھی ابھی اس علامت کو اپنے مطالعے پر لاگو کرنا شروع کیا ہے۔ مکاشفہ باب اول کی پہلی تین آیات میں خدا اور انسان کے درمیان ابلاغ کے عمل کی نشاندہی کی گئی ہے۔ یہ نشاندہی اس امر سے بھی پہلے کی جاتی ہے کہ مکاشفہ الوہیت کی تین گانہ فطرت کو بیان کرے۔ اسے مکاشفہ کی آخری آیات میں دوسری گواہی ملتی ہے اور یوں "سطر پر سطر" کے اصول کو لاگو کرنے کی بنا پر مزید روشنی ملتی ہے۔

پھر جب ہم پیدائش ۱:۱ تا ۲:۳ کو شامل کرتے ہیں، تو ہمیں تیسرا گواہ اور نبوت کی ایک اور لکیر ملتی ہے، جسے ہم کتاب مکاشفہ کے آغاز اور اختتام پر موجود پچھلی دو لکیروں پر رکھ سکتے ہیں۔

پھر ہم عہد عتیق میں آنے والے ایلیا کی نشاندہی کرنے والا آخری وعدہ شامل کرتے ہیں، اور یوں ہمارے پاس چار نبوتی خطوط ہوتے ہیں۔

پھر ہم نئے عہد نامے کا پہلا باب شامل کرتے ہیں اور یوں ہمارے پاس پانچ خطوط ہو جاتے ہیں جن کے ذریعے، جب الفا اور اومیگا کے اصول کو تمام خطوط پر لاگو کیا جائے، بائبل میں پایا جانے والا حتمی پیغام مرتب کیا جا سکتا ہے۔ اگر ہم ان پانچ خطوط کو، جن کی ہم پہلے ہی نشاندہی کر چکے ہیں، اسی اصول کو ان سب پر یکساں طور پر نافذ کر کے مکمل کر لیں، تو ہمیں توقع کرنی چاہیے کہ انجیل متی کا اختتام اور انجیل یوحنا کا اختتام اسی حقیقت کی گواہی دیں گے جس کی گواہی وہ تمام پانچ "اول" و آخر" نبوی خطوط دیتے ہیں جن پر ہم غور کر رہے ہیں۔

جو پیغام کھولا جا رہا ہے اس کی بنیاد کتاب مکاشفہ میں ہے، لہذا یہ دیگر خطوط کے لیے حوالہ نقطہ بنتا ہے، اور یہ سسٹر واٹھ کے اس بیان سے ہم آہنگ ہے کہ "بائبل کی تمام کتابیں مکاشفہ میں ملتی اور ختم ہوتی ہیں۔" کتاب مکاشفہ کی پہلی تین آیات کا پیغام اُس طریقہ کار کی نشاندہی کرتا ہے جس کے ذریعے خدا نے اپنا کلام یوحنا تک پہنچایا تاکہ وہ اسے لکھ کر کلیسیاؤں کو بھیجے۔ نئے عہد نامہ کی پہلی

کتاب، جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے، یسوع مسیح کا نسب نامہ پیش کرتی ہے اور ایک نہایت معلوماتی نکتے سے آغاز کرتی ہے۔

یسوع مسیح کے نسب نامے کی کتاب، داؤد کا بیٹا، ابراہیم کا بیٹا۔ متی 1:

یسوع نے نکتہ چینی کرنے والے یہودیوں کے ساتھ اپنی براہ راست گفتگو کو اس طرح ختم کیا کہ "داؤد کا بیٹا" کے موضوع سے انہیں خاموش کر دیا، ایک ایسا موضوع جسے وہ تبھی سمجھ سکتے تھے اگر وہ ابتدا اور انتہا کے بائبل اصول کو سمجھتے۔ وہ نہیں سمجھے، اور زیادہ تر ایڈونٹسٹ بھی نہیں سمجھتے۔ جو کوئی تاریخ کے دہرائے جانے کے اصول کے خلاف بحث کرنا چاہتا ہے وہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ یہ نہیں سمجھتا کہ قدیم اسرائیل جدید اسرائیل کی تمثیل ہے، اور اس اصول پر ایمان لانے سے ان کی عدم آمادگی وہی عدم آمادگی ہے جو قدیم اسرائیل کے اختتام پر اسی اصول کو سمجھنے میں تھی۔ یسوع نے اس اصول کی نمائندگی یہودیوں کے لیے اپنی آخری پہیلی میں یوں کی کہ انہیں اس معما کی طرف متوجہ کیا کہ داؤد کا خداوند داؤد کا بیٹا بھی کیسے ہو سکتا ہے؟

یوحنا کے پہلے باب میں بیان کیا گیا ہے کہ ابتدا میں کلام خدا کے ساتھ تھا، اور کلام خدا ہے، اور کلام نے سب چیزیں پیدا کیں۔ یہ بات ظاہر ہے کہ اُن دیگر حوالہ جات کے مطابق ہے جن کا ہم حوالہ دے رہے ہیں۔ اور اگر ہم انجیل یوحنا کے آخری الفاظ پر غور کریں، تو ہم دیکھتے ہیں کہ پطرس، یہ سننے کے بعد کہ یسوع نے بیان کیا کہ وہ کس طرح مرے گا، یسوع سے پوچھتا ہے کہ رسول یوحنا کے ساتھ کیا ہوگا۔

پطرس نے اُسے دیکھ کر یسوع سے کہا، اے خداوند، یہ آدمی کیا کرے گا؟ یسوع نے اُس سے کہا، اگر میں چاہوں کہ وہ میرے آئے تک ٹھہرا رہے تو تجھ اس سے کیا؟ تو میری پیروی کر۔ پھر بھائیوں میں یہ بات مشہور ہوئی کہ وہ شاگرد مرنے والا نہیں ہے؛ لیکن یسوع نے یہ نہ کہا کہ وہ نہیں مرے گا، بلکہ یہ کہ، اگر میں چاہوں کہ وہ میرے آئے تک ٹھہرا رہے تو تجھ اس سے کیا؟ یہ وہی شاگرد ہے جو ان باتوں کی گواہی دیتا ہے اور ان باتوں کو لکھا بھی ہے؛ اور ہم جانتے ہیں کہ اس کی گواہی سچی ہے۔ اور بھی بہت سی باتیں ہیں جو یسوع نے کیں؛ اگر وہ ایک ایک کر کے لکھی جائیں تو میرا خیال ہے کہ دنیا خود بھی اُن کتابوں کو جو لکھی جائیں گی سما نہ سکے۔ امین۔ یوحنا 21:21-25۔

پطرس یہ جاننا چاہتا تھا کہ یوحنا کی موت کیسے ہوگی، بلکہ یہ بھی کہ آیا یوحنا مرے گا بھی یا نہیں۔ اس کا جواب عبارت میں دو بار دہرایا گیا ہے: پہلے جب یسوع نے فرمایا اور پھر جب یوحنا نے دوبارہ کہا، "اگر میں چاہوں کہ وہ [یوحنا] میرے آئے تک ٹھہرا رہے تو تجھ اس سے کیا؟" یوحنا واقعی یسوع کی دوسری آمد تک زندہ رہا۔

آپ صرف اسی صورت میں اُس "سچ" کو دیکھ یا سن سکتے ہیں جب آپ تاریخ کی تکرار پر یقین رکھتے ہوں، اور یہ بھی مانتے ہوں کہ جس تاریخ کو دوبارہ پیش آنا ہے، وہ دنیا کے انجام پر پیش آتی ہے۔ دنیا کا انجام وہ مقام ہے جہاں یوحنا تھا جب اُس نے کتاب مکاشفہ لکھی۔ یوحنا کی انجیل کی آخری کتاب ابتدا اور انجام کی دوسری روایات سے ہم آہنگ ہے، کیونکہ یہ یوحنا کو اُن واقعات کی تاریخ میں جگہ دیتی ہے جو آمدِ ثانی تک لے جاتے ہیں، جہاں وہ، آخری انتہائی پیغام سننے والوں کی نمائندگی کرتے ہوئے، وہ پیغام کلیساؤں کو بھیجتا ہے۔

ابتدائی مسیحیوں کے زمانے میں، مسیح دوسری بار آئے۔ اُن کی پہلی آمد بیت اللحم میں ہوئی، جب وہ بطور شہر خوار آئے۔ اُن کی دوسری آمد جزیرہ پطمس پر ہوئی، جب اُنہوں نے چلال میں اپنے آپ کو یوحنا مکاشفہ نویس کے سامنے ظاہر کیا، جو اُسے دیکھ کر اُس کے قدموں پر مردہ کے مانند گر پڑا۔ لیکن مسیح نے اُسے یہ منظر برداشت کرنے کی قوت بخشی، اور پھر اُسے ایشیا کی کلیسیاؤں کو لکھنے کے لیے ایک پیغام دیا، جن کے نام ہر کلیسیا کی خصوصیات کی ترجمانی کرتے ہیں۔

"وہ نور جو مسیح نے اپنے خادم نبی پر ظاہر کیا، ہمارے لیے ہے۔ اس کی وحی میں تین فرشتوں کے پیغامات دیے گئے ہیں، اور اُس فرشتے کا بیان بھی ہے جو عظیم قدرت کے ساتھ آسمان سے نازل ہونا تھا اور اپنے جلال سے زمین کو منور کرنا تھا۔ اس میں آخری ایام میں پائی جانے والی شرارت کے خلاف، اور درندے کے نشان کے خلاف، انتباہات ہیں۔ ہمیں نہ صرف اس پیغام کو پڑھنا اور سمجھنا ہے بلکہ اسے دنیا کے سامنے دو ٹوک انداز میں اعلان بھی کرنا ہے۔ یوحنا پر منکشف کی گئی ان باتوں کو پیش کر کے ہم لوگوں کو ابھار سکیں گے۔" مینسکرپٹ ریلیز، جلد 19، 41۔

یوحنا کی انجیل کے اختتام پر ابلاغی عمل کی وہی صورت نمایاں ہوتی ہے جو مکاشفہ کی پہلی تین آیات میں ہے، یعنی یوحنا کو نبوی طور پر دوسری آمد کی تاریخ میں متعین کرنا۔ یوں، یسوع کی پہلی "دوسری آمد" (پتسم) کو اُس کی آخری "دوسری آمد" کو واضح کرنے کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ یہ اُن دیگر پہلوؤں کے ساتھ پوری طرح ہم آہنگ ہے جن پر ہم غور کر رہے ہیں، کیونکہ یہ یوحنا کو دنیا کے اختتام پر، پتسم پر، دکھاتا ہے، جہاں وہ یسوع مسیح کا مکاشفہ حاصل کرتا ہے۔ پھر کتابِ متی کے آخر کے بارے میں کیا خیال ہے؟

پھر وہ گیارہ شاگرد جلیل میں اُس پہاڑ پر گئے جہاں یسوع نے اُن کے لیے مقرر کیا تھا۔ اور جب اُنہوں نے اسے دیکھا تو اُس کو سجدہ کیا، لیکن بعض نے شک کیا۔ اور یسوع نزدیک آ کر اُن سے کہا، آسمان اور زمین کا کل اختیار مجھے دیا گیا ہے۔ پس تم جا کر سب قوموں کو تعلیم دو اور انہیں باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو؛ انہیں یہ سکھاؤ کہ وہ اُن سب باتوں پر عمل کریں جن کا میں نے تمہیں حکم دیا ہے؛ اور دیکھو، میں دنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں۔ آمین۔ متی 20-28:16۔

اس عبارت میں ساری قدرت یسوع کو دی گئی ہے، اور ظاہر ہے کہ یہ اُس کی تخلیقی قدرت ہے۔ اور پھر وہ حکم دیتا ہے کہ باپ، بیٹے اور نیز اُس روح القدس کے نام میں بپتسمہ دیا جائے جو پیدائش کے پہلے باب میں پانیوں پر منڈلا رہا تھا، اور اُن سات روحوں کے نام میں جو خدا کے تخت کے سامنے ہیں۔ یہ عبارت واضح کرتی ہے کہ مسیحیوں کو آسمانی ثلاثہ کی تین شخصیات کو تین متمایز ہستیوں کے طور پر پہچاننا چاہیے۔ متی کے آخر میں بھی سطور میں اسی طرح اضافہ ہوتا ہے جیسے باقی چھ میں ہوتا ہے۔

مسیح نے بپتسمہ کو اپنی روحانی بادشاہی میں داخلے کی علامت بنایا ہے۔ اُس نے اسے ایک لازمی شرط قرار دیا ہے جس کی تعمیل اُن سب پر لازم ہے جو باپ، بیٹے اور روح القدس کے اختیار کے تحت تسلیم ہونا چاہتے ہیں۔ اس سے پہلے کہ انسان کلیسیا میں ٹھکانہ پائے، خدا کی روحانی بادشاہی کی دہلیز پار کرنے سے پہلے، اُسے الہی نام کی مہر حاصل کرنی ہے: "خداوند ہماری صداقت"۔ یرمیاہ 23:6۔

بپتسمہ دنیا سے نہایت سنجیدہ ترک ہے۔ جو لوگ باپ، بیٹے اور روح القدس کے سہ گانہ نام میں بپتسمہ لیتے ہیں، اپنی مسیحی زندگی کے آغاز ہی پر علانیہ اعلان کرتے ہیں کہ وہ شیطان کی خدمت ترک کر چکے ہیں، اور شاہی خاندان کے اراکین، آسمانی بادشاہ کے فرزند بن گئے ہیں۔ انہوں نے اس حکم کی اطاعت کی ہے: 'ان میں سے نکل آؤ، اور جدا ہو جاؤ، ... اور ناپاک چیز کو نہ چھوؤ۔' اور ان میں یہ وعدہ پورا ہوتا ہے: 'میں تمہیں قبول کروں گا، اور تمہارا باپ بنوں گا، اور تم میرے بیٹے اور بیٹیاں ہو گے، خداوند قادر مطلق فرماتا ہے۔' ۲-کرتھیوں ۶:۱۷، ۱۸۔

جب مسیحی بپتسمہ کی پُر وقار رسم کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہیں، وہ اُس عہد کو درج کرتا ہے جو وہ اُس کے ساتھ سچا رہنے کے لیے کرتے ہیں۔ یہ عہد اُن کا عہد وفاداری ہے۔ وہ باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ لیتے ہیں۔ یوں وہ آسمان کی تین عظیم ہستیوں کے ساتھ متحد ہو جاتے ہیں۔ وہ دنیا سے دستبردار ہونے اور خدا کی بادشاہی کے قوانین کی پابندی کرنے کا عہد کرتے ہیں۔ اب سے وہ زندگی کی تازگی میں چلیں گے۔ اب وہ انسانوں کی روایات کی پیروی نہیں کریں گے۔ اب وہ ایمانی کے طریقوں پر نہیں چلیں گے۔ وہ آسمانی بادشاہی کے احکام کی اطاعت کریں گے۔ وہ خدا

کے جلال کے طالب ہوں گے۔ اگر وہ اپنے عہد کے سچے رہیں، تو انہیں ایسا فضل اور قدرت عطا کی جائے گی جو انہیں ساری راستبازی پوری کرنے کے قابل بنا دے گی۔ "جتنے لوگوں نے اُسے قبول کیا، اُن سب کو اُس نے خدا کے فرزند بننے کا اختیار دیا، یعنی انہیں جو اُس کے نام پر ایمان لاتے ہیں۔" ایونجیلزم، 307۔

یسوع اپنے کلام میں ابتدا سے انتہا کو واضح کرتے ہیں، کیونکہ وہی کلام ہیں، اور وہی الفا اور اومیگا ہیں۔

ان سات خطوط کو یکجا کرنے سے خدا اور انسان کے درمیان رابطے کے عمل کی ایک نہایت مفصل تصویر تشکیل پاتی ہے، جبکہ دیگر "خطوط" بطور گواہ بہت سے مزید فیصلہ کن اور اہم حقائق کو پیش کرتے اور قائم کرتے ہیں۔ پیشگوئی کے سات "خطوط" جو الفا اور اومیگا کی نمائندگی کرتے ہیں۔ لیکن کتاب ملاکی کے بارے میں کیا؟

ملاکی کی کتاب ایڈونٹ ازم کے بے وفا پادریوں کے خلاف ایک کڑی سرزنش ہے۔ یہ دنیا کے اختتام پر ایڈونٹ ازم میں عبادت گزاروں کے دو طبقوں کی نشاندہی سے شروع ہوتی ہے۔

خداوند کے کلام کا بار جو ملاکی کی معرفت اسرائیل کے لیے ہوا۔ میں نے تم سے محبت رکھی ہے، خداوند فرماتا ہے۔ پھر تم کہتے ہو، تو نے ہم سے کس بات میں محبت رکھی؟ کیا عیسو یعقوب کا بھائی نہ تھا؟ خداوند فرماتا ہے: لیکن میں نے یعقوب سے محبت رکھی۔ ملاکی ۱:۱، ۲۔

ملاکی ہمیں مزید بتاتا ہے کہ دنیا کے آخر میں عبادت گزاروں کی دو جماعتیں دراصل کاہنوں کی دو جماعتیں ہیں۔

اور اب اے کاہنوں! یہ حکم تمہارے لئے ہے۔ اگر تم نہیں سنو گے اور اگر تم یہ بات دل پر نہ لو کہ میرے نام کو جلال دو، رب الافواج فرماتا ہے، تو میں تم پر لعنت بھیجوں گا اور تمہاری برکتوں کو لعنت ٹھہراؤں گا۔ ہاں، میں اُن کو پہلے ہی لعنت ٹھہرا چکا ہوں، کیونکہ تم اسے دل پر نہیں لیتے۔ ملاکی ۱:۲، ۳

ملاکی کا آغاز دو قسم کے کاہنوں کے ذریعے لاؤدیکہ اور فلادلفیہ کے پیغام کی علامتی تصویر پیش کرتا ہے۔ کاہنوں کو "سننے" کا حکم دیا گیا ہے۔ یوحنا اُن کاہنوں کی نمائندگی کرتا ہے جو سنتے ہیں، اور ایک کاہن خدا کے عہد کے چنے ہوئے لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ وہ پہلے ہی ملعون ہیں اور اگر وہ "سنیں" نہیں اور "دل پر نہیں لیتے" یا "دل پر لینے کو تیار نہیں ہوں گے" تو وہ دوبارہ ملعون ٹھہریں گے۔

اور تم بھی زندہ پتھروں کی مانند ایک روحانی گھر بنائے جا رہے ہو، ایک مقدس کہانت، تاکہ روحانی قربانیاں گزاراؤں جو یسوع مسیح کے وسیلے سے خدا کو مقبول ہوں۔ اسی لیے کتاب مقدس میں یہ بھی لکھا ہے: دیکھو، میں صیون میں ایک منتخب اور قیمتی کونے کا سر گوشہ پتھر رکھتا ہوں؛ اور جو اس پر ایمان لائے گا ہرگز شرمندہ نہ ہوگا۔ پس تم جو ایمان رکھتے ہو، وہ تمہارے لیے قیمتی ہے؛ مگر جو نافرمان ہیں، وہ پتھر جسے معماروں نے رد کیا تھا، وہی کونے کا سر گوشہ پتھر بن گیا، اور ٹھوکر کا پتھر اور ٹھیس لگنے کی چٹان، یعنی ان کے لیے جو کلام سے ٹھوکر کھاتے ہیں کیونکہ وہ نافرمان ہیں؛ اور اسی کے لیے وہ مقرر بھی کیے گئے تھے۔ لیکن تم ایک برگزیدہ نسل، شاہی کہانت، مقدس قوم، ایک خاص قوم ہو تاکہ تم اس کی حمد ظاہر کرو جس نے تمہیں تاریکی سے اپنی عجیب روشنی میں بلایا؛ جو پہلے قوم نہ تھے مگر اب خدا کی قوم ہو؛ جنہوں نے پہلے رحمت نہ پائی تھی مگر اب رحمت پا لی ہے۔ اول پطرس 2:5-10۔

کاہن خدا کے برگزیدہ لوگ ہیں جنہیں بیکل کی بنیاد میں موجود "کونے کے پتھر" کے ذریعے آزمایا جاتا ہے۔ "کونے کا پتھر" وہ پتھر ہے جس کے مطابق بنیاد کے باقی تمام پتھر سیدھ میں کیے جاتے ہیں، اور یہی وہ پتھر ہے جو پورے بیکل کا بوجھ بھی برداشت کرتا ہے۔ ملر کا "کونے کا پتھر" احبار باب چھبیس کا "سات

گنا" تھا۔ "کونے کا پتھر" یا وہ پتھر جسے معماروں نے رد کر دیا تھا، بیکل کی تعمیر کا ایک حقیقی واقعہ ہے جسے روح نبوت کی تحریروں میں نہایت واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اس پہلے پتھر کے بارے میں ایک بات یہ ہے کہ رد کیے جانے کے بعد اسے ایک طرف رکھ دیا گیا، اور اس کے بعد سے بیکل کے معمار اپنی کام کی جگہ پر ایک طرف رکھے گئے اسی کونے کے پتھر سے بار بار ٹھوکر کھاتے رہے۔ وہ ٹھوکر کا پتھر تھا۔

ملاکی میں خدا بدکار کاہنوں—جنہیں احمق لاودیکائی کنواریاں بھی کہا جاتا ہے—کو آگاہ کرتا ہے کہ وہ انہیں "لعنت" کرے گا اور کر بھی چکا ہے۔ وہ ان پر اس لیے لعنت کرتا ہے کہ وہ ایلیاہ کے پیغام کو نہ تو "سننے" ہیں اور نہ ہی اسے اپنے دل پر "لیتے" ہیں۔ ایلیاہ کا پیغام باپوں کے دل بچوں کی طرف اور بچوں کے دل باپوں کی طرف پھیر دیتا ہے۔ ان کے دلوں کا پلٹنا، باپوں اور بچوں کے بارے میں ایلیاہ کے پیغام کو سننے کی علامت ہے، جو "اول و آخر" کے اصول کی نمائندگی کرتا ہے۔ "اول و آخر" کے پیغام کو سن لینا کافی نہیں؛ اسے دل پر لینا ضروری ہے۔ ایلیاہ کے پیغام کو قبول کرنا اسے اپنے دل پر لینا ہی ہے۔ اگر کوئی کاہن اس اصول کو سننے پر آمادہ نہ ہو، تو وہ لعنتی ٹھہرے گا۔

انہوں نے اپنے اوپر لعنت اسی وقت لے لی جب 1863 میں انہوں نے ملر کے دریافت کردہ اولین بنیادی سچائی کو رد کرنے کے عمل کا آغاز کیا، اور تب سے آج تک انہوں نے اسی رد کو جاری رکھا ہے۔ اگرچہ بتدریج لعنت 1863 میں شروع ہوئی (کیونکہ وہ پہلے ہی ملعون ہیں)، تاہم وہ لعنت جو مستقبل سے متعلق ہے اُس وقت واقع ہوگی جب اتوار کے قانون کے موقع پر انہیں خداوند کے منہ سے اگل دیا جائے گا۔ ملاکی کی ابتدا انجام کی تصویر پیش کرتی ہے، کیونکہ انجام دانشمند اور نادان کاہنوں کو دی جانے والی آخری تنبیہ کی نمائندگی کرتا ہے۔ ملاکی میں دانشمند اور نادان کو عیصو اور یعقوب کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ بڑا بھائی، پہلوٹیا ہونے کے پیدائشی حق وراثت کے وسیلے سے عہد کی نمائندگی کرتا ہے، جس کا تقابل ایک چھوٹے بھائی سے ہے۔ بڑا پہلا اور چھوٹا آخری ہے۔

کتاب ملاکی میں دونوں، عیسو اور یعقوب، لاودیکائی ایڈونٹسٹ ہیں مگر آخرکار دوسرے نے خداوند کی "آواز" سنی، توبہ کی اور اُس کا نام بدل کر اسرائیل رکھا گیا۔ بڑے، یعنی پہلوٹھے نے، آواز نہیں سنی۔ یعقوب نے اُس رات خداوند کی آواز سنی جب اُس نے خواب دیکھا اور ایک نردبان پر فرشتوں کو اوپر چڑھتے اور نیچے اترتے دیکھا، جو مسیح کی طرف اشارہ کرتا تھا۔ یعقوب دنیا کے آخر میں لاودیکائی ایڈونٹسٹوں کی نمائندگی کرتا ہے جو مکاشفہ باب اول کی پہلی تین آیات کا تجربہ کرنے پر لاودیکیوں سے فلاڈیلفیائی بن جاتے ہیں، جیسا کہ یوحنا کے بیان اور یعقوب کے نردبان والے خواب میں چڑھتے اور اترتے فرشتوں کی مثال سے ظاہر ہے۔ وہ تجربہ یعقوب کے اسرائیل، یعنی فلاڈیلفیائی، میں تبدیل ہونے کی ابتدا کو نشان زد کرتا ہے۔ یعقوب کی تبدیلی کی داستان کا انجام اُس وقت ہوتا ہے جب وہ پنی ایل میں مسیح کے ساتھ کشتی کرتا ہے۔ چنانچہ یعقوب کے حق پہلوٹھگی کی کہانی مکاشفہ باب اول کی پہلی تین آیات سے شروع ہوتی ہے، جب حتمی انتباہی پیغام کی مہر کھل رہی ہوتی ہے، اور اس کا اختتام سات آخری بلاؤں کے دور، یعنی زمانہ مصیبت، میں ہوتا ہے۔

ابتدا اور انتہا کے چاروں جوڑے، "سطر پر سطر"، مکاشفہ یسوع مسیح کے پیغام کی گواہی دیتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا نادان کاہن سنیں گے یا نہیں۔

مبارک ہے وہ جو پڑھتا ہے، اور وہ جو اس نبوت کی باتیں سنتے ہیں اور اس میں لکھی ہوئی باتوں پر عمل کرتے ہیں، کیونکہ وقت نزدیک ہے۔ مکاشفہ 1:3

وہ دانشمند پادری جو یہ سنتے ہیں کہ روح کلیسیاؤں سے کیا کہتی ہے، ایلیاہ کا پیغام سنتے ہیں۔ ملر ایلیاہ تھا، اور کچھ نے سنا، لیکن دوسروں نے انکار کر دیا۔

ہزاروں کو ولیم ملر کی منادی کردہ حق کو قبول کرنے پر آمادہ کیا گیا، اور خدا کے خادم ایلیاہ کی روح اور قوت میں اس پیغام کے اعلان کے لیے اٹھائے گئے۔ یسوع کے پیش رو یوحنا کی طرح، اس

سنجیدہ پیغام کی منادی کرنے والوں نے اپنے آپ کو اس بات پر مجبور پایا کہ کلہاڑا درخت کی جڑ پر رکھیں اور لوگوں کو پکاریں کہ وہ توبہ کے لائق پھل لائیں۔ ان کی گواہی ایسی تھی کہ کلیساؤں کو بیدار کرے، انہیں زور دار طور پر متاثر کرے، اور ان کے حقیقی کردار کو ظاہر کرے۔ اور جب آنے والے غضب سے بھاگنے کی سنجیدہ تنبیہ سنائی دی، تو جو لوگ کلیساؤں سے وابستہ تھے ان میں سے بہت سوں نے شفا بخش پیغام قبول کیا؛ انہوں نے اپنی برگشتگیوں کو دیکھا، اور توبہ کے کڑوے آنسوؤں اور روح کے گہرے کرب کے ساتھ، خدا کے حضور فروتن ہو گئے۔ اور جب خدا کی روح ان پر ٹھہری، تو انہوں نے اس پکار کو بلند کرنے میں مدد دی، 'خدا سے ڈرو، اور اُس کو جلال دو؛ کیونکہ اُس کی عدالت کی گھڑی آپہنچی ہے۔' ابتدائی تحریریں، 233۔

ملر کی تمثیل دونوں، الیاس اور یوحنا بیتسمہ دینے والے، میں پائی جاتی ہے، کیونکہ یوحنا بیتسمہ دینے والے نے مسیح کی پہلی آمد کے لیے راہ ہموار کی اور ملرنے 22 اکتوبر 1844 کو آسمانی مقدس کے قدس الاقداس میں مسیح کے داخل ہونے کے لیے راہ ہموار کی۔ ملاکی یوحنا اور ملر کے کام کی براہِ راست نشاندہی کرتا ہے۔

دیکھو، میں اپنا قاصد بھیجتا ہوں، اور وہ میرے آگے راستہ تیار کرے گا؛ اور وہ خداوند جس کے تم طالب ہو، ناگہاں اپنی ہیکل میں آئے گا، یعنی عہد کا قاصد جس میں تم خوشی کرتے ہو۔ دیکھو، وہ آئے گا، رب الافواج فرماتا ہے۔ لیکن اس کے آنے کے دن کو کون برداشت کرے گا؟ اور جب وہ ظاہر ہوگا تو کون قائم رہ سکے گا؟ کیونکہ وہ پگھلانے والے کی آگ کی مانند ہے اور دھوبی کے صابن کی مانند۔ اور وہ چاندی کو گدازنے والے اور صاف کرنے والے کی طرح بیٹھے گا، اور لاوی کے بیٹوں کو پاک کرے گا، اور انہیں سونے اور چاندی کی مانند صاف کرے گا تاکہ وہ خداوند کے حضور راستبازی میں قربانی پیش کریں۔ تب یہوداہ اور یروشلم کی قربانی خداوند کو خوشگوار ہوگی، جیسے ازمہ سابق میں اور اگلے برسوں میں تھی۔ اور میں عدالت کرنے کو تمہارے نزدیک آؤں گا؛ اور جادوگروں کے خلاف، اور زانیوں کے خلاف، اور جھوٹی قسم کھانے والوں کے خلاف، اور مزدور کی مزدوری میں ظلم کرنے والوں، بیوہ اور یتیم پر ظلم کرنے والوں، اور پردیسی کو اس کے حق سے محروم کرنے والوں کے خلاف جو مجھ سے نہیں ڈرتے، میں جلد گواہ بنوں گا، رب الافواج فرماتا ہے۔ کیونکہ میں خداوند ہوں، میں بدلتا نہیں؛ اس لیے اے یعقوب کے بیٹو، تم فنا نہیں ہوئے۔ ملاکی 6-3:1

اپنی تاریخ کے 'نگہبان' کے طور پر، ملر کا کام ہیکل کی بنیادوں کو استوار کرنے کی نمائندگی کرتا تھا۔ اس کے کام کی ابتدا کو لازماً ایسے کام کی عکاسی کرنی تھی جو ہیکل کی تکمیل کی نمائندگی کرے۔ وہ آخری کام ایک اور نگہبان کا تقاضا کرتا ہے جو نرسنگے کو ایک واضح آواز دے۔ ملر اور پہلے فرشتے کے پیغام نے عدالت کے آغاز کا اعلان کیا، اور وہ نگہبان، جس کی نمائندگی ملر ایڈونٹ ازم کے اختتام پر کرتا ہے، عدالت کے اختتام کا اعلان کرے گا۔

ملاکی میں خداوند وعدہ کرتا ہے کہ وہ جادوگروں، زناکاروں، جھوٹی قسم کھانے والوں، اور اُن لوگوں کے خلاف عدالت کرے گا جو مزدور کو اس کی مزدوری میں دیتے ہیں، بیوہ اور یتیم پر ظلم کرتے ہیں، پردیسی کو اس کے حق سے محروم کرتے ہیں، اور مجھ سے نہیں ڈرتے۔ یہاں جن کی نشاندہی کی گئی ہے وہ وہی ہیں جو "خداوند افواج" سے "نہیں ڈرتے"۔ ولیم ملر اُس پہلے فرشتے کے پیغامبر ہیں جو انسانوں کو "خدا سے ڈرو" کہتا ہے۔ بنیادوں کو رد کرنا خدا کے خوف کو رد کرنا ہے۔

کیونکہ دیکھو، وہ دن آ رہا ہے جو تنور کی طرح جلتا ہوگا؛ اور سب مغرور، بلکہ سب جو بدکاری کرتے ہیں، بھوسے کی مانند ہوں گے؛ اور آنے والا وہ دن انہیں جلا ڈالے گا، خداوند افواج فرماتا ہے، یہاں تک کہ ان میں نہ جڑ باقی رہے گی نہ شاخ۔ لیکن تم جو میرے نام سے ڈرتے ہو، تمہارے لیے راستی کا آفتاب اپنے پروں میں شفا لیے ہوئے طلوع ہوگا؛ اور تم باہر نکل کر باڑے کے بچھڑوں کی طرح اچھلو گے۔ اور تم بدکاروں کو پامال کرو گے؛ کیونکہ جس دن میں یہ کروں گا، وہ تمہارے پاؤں کے تلووں کے

نیچے راکھ ہوں گے، خداوند افواج فرماتا ہے۔ میرے بندہ موسیٰ کی شریعت کو یاد رکھو، جو میں نے حوریب میں سارے اسرائیل کے لیے، فرائض اور احکام سمیت، موسیٰ کو حکم دی تھی۔ دیکھو، میں خداوند کے اس بڑے اور ہیبت ناک دن کے آنے سے پہلے تمہاری طرف نبی ایلہا کو بھیجوں گا! اور وہ باپوں کے دلوں کو بیٹوں کی طرف اور بیٹوں کے دلوں کو اپنے باپوں کی طرف پھیر دے گا، ایسا نہ ہو کہ میں اؤں اور زمین کو لعنت کے ساتھ ماروں۔ ملاکی ۱:۴-۶

- بائبل کا آغاز (پیدائش) اور بائبل کا اختتام (مکاشفہ)۔
- عہد عتیق کی ابتدا (پیدائش) اور عہد عتیق کا اختتام (ملاکی)۔
- عہد نامہ جدید کا آغاز (متی) اور عہد نامہ جدید کا اختتام (پھر مکاشفہ)۔
- یوحنا کی گواہی کی ابتدا (انجیل یوحنا) اور یوحنا کی گواہی کا اختتام (یعنی کتاب مکاشفہ)۔

- ملاکی کا آغاز اور ملاکی کا اختتام
- انجیل متی کا آغاز اور انجیل متی کا اختتام۔
- یوحنا کی انجیل کی ابتدا اور یوحنا کی انجیل کا اختتام۔
- چار انجیل کی ابتدا اور چار انجیل کا اختتام۔

جب ہم ان نبوتی ابتدائیں یا اختتامات کو پٹا دیتے ہیں جن کا ایک سے زیادہ بار حوالہ دیا گیا ہے، تو یہ آٹھ نبوتی سطور بنتی ہیں جنہیں یکجا کر کے مکاشفہ کی پہلی تین آیات پر رکھا جانا ہے۔ کتاب پیدائش کے اختتام کے بارے میں کیا خیال ہے؟

پیدائش باب پچاس کا اختتام یوسف کی وفات پر ہوتا ہے۔

پس یوسف ایک سو دس برس کی عمر میں مر گیا! اور انہوں نے اسے حنوط کیا، اور اسے مصر میں تابوت میں رکھا گیا۔ پیدائش 50:26

باب اڑتالیس میں یعقوب کی موت کی نشاندہی کی گئی ہے۔ باب اڑتالیس میں پہلے یعقوب کی موت اور باب پچاس کی اختتامی آیات میں یوسف کی موت کا ذکر، کتاب پیدائش کے آخری تین ابواب پر الفا اور اومیگا کے دستخط ثبت کر دیتا ہے، یوں کتاب پیدائش کے اختتام کو نمایاں کرتا ہے۔

ان دو موتوں کو مصر میں بنی اسرائیل کی غلامی کے آغاز اور اختتام کی علامتوں کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ ابتدا میں یعقوب کی میت واپس لے جانی جاتی ہے تاکہ اسے اپنے آباء کے ساتھ دفن کیا جائے، اور جب موسیٰ مصر سے نکلتا ہے تو وہ یوسف کی میت بھی ساتھ لے آتا ہے تاکہ اسے اس کے آباء کی دفن گاہ میں دفن کیا جائے۔

اور موسیٰ یوسف کی ہڈیاں اپنے ساتھ لے گیا کیونکہ اُس نے بنی اسرائیل سے سخت قسم کھلائی تھی اور کہا تھا کہ خدا ضرور تمہاری خبر لے گا، اور تم یہاں سے میری ہڈیاں اپنے ساتھ لے جانا۔ خروج 13:19۔

کتاب پیدائش کا اختتام اس کے آخری تین ابواب پر ہوتا ہے۔ باب اڑتالیس میں یعقوب (اسرائیل) اپنے بارہ بیٹوں پر برکتیں دیتا ہے، جنہیں براہ راست ان پیشین گوئیوں کے طور پر پیش کیا گیا ہے کہ تفتیشی عدالت کے "آخری ایام" میں ان بارہ قبائل کے ساتھ کیا ہوگا۔

اور یعقوب نے اپنے بیٹوں کو بلایا اور کہا، جمع ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں بتاؤں کہ آخری دنوں میں تم پر کیا پیش آئے گا۔ جمع ہو جاؤ اور سنو، اے یعقوب کے بیٹو! اور اپنے باپ اسرائیل کی سنو۔ پیدائش 2، 49:1

تحقیقی عدالت کے "آخری دنوں" میں خداوند وعدہ کرتا ہے کہ وہ اپنے بارہ بیٹوں کو جمع کرے گا، جو کتابِ مکاشفہ میں ایک لاکھ چوالیس ہزار کے طور پر پیش کیے گئے ہیں۔ یہ وہی ہیں جن کی نمائندگی یوحنا کتابِ مکاشفہ میں کرتا ہے۔ انہیں یعقوب کی طرف سے ایک پکار کے ذریعے جمع کیا جاتا ہے—ایک ایسی پکار جو ان کی ابتدائی تاریخ سے ہے جس کے بارے میں انہیں کہا گیا ہے کہ وہ اسے "سنیں"، اور اس پر "کان دھریں"۔ آخری دنوں میں، یعقوب کے بیٹوں سے ممثل لوگ ایک پیغام کو "سننے" ہیں اور اس پر "کان دھرتے" ہیں، یا جیسا کہ یوحنا کہا کرتا ہے، اس میں لکھی ہوئی باتوں کی "پابندی" کرتے ہیں۔ یہ باپ کی طرف سے بچوں کے لیے ایک پکار ہے؛ یہ ایلیاہ کا پیغام ہے۔ جنہیں پکارا گیا ہے انہیں "یعقوب کے بیٹے" کہا جاتا ہے، اور انہیں اپنے باپ "اسرائیل" کی طرف بھی "کان دھرنا" ہے۔

ملاکی میں عیسو اور یعقوب عاقل اور بے وقوف کنواریوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ پکار ان کے باپ یعقوب اور ان کے باپ اسرائیل کی طرف سے ہے، جو یہ واضح کرتی ہے کہ جب آخری پکار دی جاتی ہے تو ہر شخص لاودکیائی ایڈونٹسٹ ہوتا ہے اور انتخاب ان کے اپنے ہاتھ میں رکھ دیا جاتا ہے کہ وہ یعقوب، دھوکے باز، کا بیٹا بنیں یا اسرائیل، غالب آنے والے، کا۔ انہیں انتخاب کرنے کے قابل بنانے والی چیز پیغام کے اندر موجود تخلیقی قدرت ہے۔ اگر پیغام کو پڑھا، سنا اور مانا جائے، تو اسی تخلیقی قدرت کے وسیلہ سے جس نے سب چیزوں کو وجود بخشا، وہ اسرائیل کے بیٹے بن جائیں گے۔ سننے سے انکار کرنا، یعقوب، دھوکے باز، کی حالت میں رہنا ہے۔

یعقوب کی جمع ہونے کی پکار، جو اس پیغام کی جمع ہونے کی پکار بھی ہے جو مکاشفہ میں مہر کے کھلنے سے آشکار ہوتا ہے، سمجھنے کے لیے ایک اہم علامت ہے۔ احبار باب چھبیس کے 'سات زمانے' یہ سکہاتے ہیں کہ جب تک پہلے پراگندگی نہ ہو، جمع ہونا ممکن نہیں۔ ایک لاکھ چوالیس ہزار وہ لوگ ہیں جو اس پکار سے پہلے پراگندہ کیے گئے تھے۔ یہ سچائی بائبل میں بارہا بیان کی گئی ہے۔

اے قومو، خداوند کا کلام سنو، اور اسے دور کے جزائروں میں سنا دو، اور کہو، جس نے اسرائیل کو تتر بتر کیا وہ اسے جمع کرے گا، اور اس کی نگہبانی کرے گا، جیسے چرواہا اپنے ریوڑ کی کرتا ہے۔
یرمیاہ ۳۱:۱۰

وہ عہد جو ایک لاکھ چوالیس ہزار کے ساتھ تجدید کیا جاتا ہے، اس میں یہ وعدہ شامل ہے کہ خدا اپنی شریعت ہمارے دلوں پر لکھے گا۔ لیکن جن کے لیے خداوند یہ تخلیقی عمل انجام دیتا ہے، وہ پہلے ہی سے منتشر کیے جا چکے ہیں۔

پھر خداوند کا کلام مجھ پر آیا، یوں کہتا ہوا: اے آدم زاد، تیرے بھائی، بلکہ تیرے ہی بھائی، تیرے رشتہ دار، اور تمام کا تمام گھرانہ اسرائیل—یہی وہ لوگ ہیں جن سے یروشلم کے باشندوں نے کہا ہے: خداوند سے دور ہو جاؤ؛ یہ ملک بطور میراث ہمیں دیا گیا ہے۔ پس کہہ: یوں فرماتا ہے خداوند خدا؛ اگرچہ میں نے انہیں قوموں میں بہت دور پھینک دیا ہے، اور اگرچہ میں نے انہیں ملکوں میں پراگندہ کیا ہے، تو بھی میں ان کے لیے ان ملکوں میں جہاں وہ آئیں گے ایک چھوٹا سا مقدس مقام ہوں گا۔ پس کہہ: یوں فرماتا ہے خداوند خدا؛ میں تمہیں قوموں میں سے جمع کروں گا، اور ان ملکوں سے جہاں تم پراگندہ کیے گئے ہو تمہیں اکٹھا کروں گا، اور تمہیں اسرائیل کا ملک دوں گا۔ اور وہ وہاں آئیں گے، اور وہاں سے اس کی سب مکروہات اور سب رجاسات دور کر دیں گے۔ اور میں انہیں ایک دل دوں گا، اور تمہارے اندر ایک نئی روح ڈالوں گا؛ اور میں ان کے جسم سے پتھرہلا دل نکال دوں گا، اور انہیں گوشت کا دل دوں گا۔ حزقی ایل 11:14-19۔

"بکھراؤ" کے حوالے سے ایک لاکھ چوالیس ہزار کے جمع ہونے پر ابھی مزید کہنا باقی ہے، لیکن پہلے ہمیں ان نو حوالوں میں، جن پر ہم غور کر رہے ہیں، الفا اور اومیگا کی نشانی سے متعلق غور و فکر کو یکجا کرنا ہوگا۔

سفرِ پیدائش کے آخری تین ابواب میں دو طبقات کی نمائندگی کی گئی ہے۔ ایک باغیوں کا طبقہ اور ایک دانشمندوں کا طبقہ۔ دونوں طبقات ایک آواز سنتے ہیں جو کہتی ہے: یہی راستہ ہے، اسی میں چلو؛ مگر ایک طبقے نے نرسنگے کی آواز پر کان دھرنے اور قدیم راہوں پر چلنے سے انکار کر دیا۔ سفرِ پیدائش باب اڑتالیس تا پچاس میں باغیوں کے طبقے کی نمائندگی تیرہواں قبیلہ کرتا ہے۔

قدیم اسرائیل کے آغاز میں تیرہ قبائل تھے اور جدید اسرائیل کے آغاز میں تیرہ شاگرد تھے۔ ایک طرف وہ شاگرد جو دیگر بارہ شاگردوں سے ممتاز ہے، اور دوسری طرف افرائیم جو دیگر قبائل سے ممتاز تھا، یہ دونوں بغاوت کی علامتیں ہیں۔ سسٹر وائٹ یہوداہ کو براہ راست نادان کنواری کہتی ہیں۔

گندم کے درمیان ہمیشہ سے کھریتوار رہے ہیں اور رہیں گے؛ دانشمند کنواریوں کے ساتھ نادان کنواریاں بھی ہوں گی، اور ایسے لوگ بھی جو اپنے چراغوں کے ساتھ اپنے برتنوں میں تیل نہیں رکھتے۔ زمین پر مسیح نے جو کلیسیا قائم کی تھی، اس میں ایک حریص یہوداہ تھا، اور اس کی تاریخ کے ہر مرحلے میں کلیسیا میں یہوداہ جیسے لوگ ہوتے رہیں گے۔ Signs of the Times، 23 اکتوبر، 1879۔

یہوداہ اسخریوطی ایک نادان کنواری تھا؛ وہ زوان تھا اور اگر نادان کنواری تھا، تو پھر لاودیکیہ کا بھی تھا۔

کلیسیا کی وہ حالت جس کی نمائندگی نادان کنواریاں کرتی ہیں، اسے لاودیکیائی حالت بھی کہا جاتا ہے۔ ریویو اینڈ ہیرالڈ، ۱۹ اگست، ۱۸۹۰۔

یوسف کے دونوں بیٹوں نے کتاب پیدائش کے باب اڑتالیس میں یعقوب سے برکت پائی، اور اس کے بعد سے انہیں "نصف قبائل" کہا جاتا ہے۔ چارے انہیں نصف قبائل کہا جائے یا نہیں، وہ پھر بھی قبیلے ہی تھے۔ یہوداہ اسخریوطی کی جگہ متیاس کو اس لیے چنا گیا کہ وہ بارہواں مقام پر کرے جو پہلے یہوداہ اسخریوطی کے پاس تھا۔ یہوداہ ایک شاگرد تھا، اور اس لحاظ سے—قدیم اسرائیل کے آخر میں تیرہ شاگرد تھے، جس طرح ابتدا میں تیرہ قبائل تھے۔

یوسف کا بیٹا افرائیم (تیرہواں قبیلہ) بغاوت کی علامت اس وقت بنا جب شمالی دس قبائل یربعام کی حمایت میں اکٹھے ہوئے اور بادشاہت کو دس شمالی اور دو جنوبی قبائل میں تقسیم کر دیا۔ میں یوسف کے بیٹے افرائیم کو اس کے بھائی منسی کے بجائے بغاوت کی علامت کیوں قرار دیتا ہوں؟ افرائیم سے منسوب بغاوت باب اڑتالیس میں شروع ہوتی ہے، اس سے پہلے کہ یعقوب اپنے بارہ بیٹوں کو برکت دے۔ باب اڑتالیس میں یعقوب پہلے یوسف کے دو بیٹوں کو برکت دیتا ہے۔ چونکہ منسی پہلوٹھا تھا، یوسف توقع کرتا ہے کہ اس کے بیٹوں میں پہلی برکت منسی ہی کو ملے، اور یعقوب کے افرائیم کو چننے کے فیصلے کے خلاف یوسف سرکشی کرتا ہے۔

افرائیم کا آغاز، بطور نمائندہ برگزیدہ خدا، بغاوت کی گواہی کا حامل ہے، اور افرائیم کا انجام 723 قبل مسیح سے 1798 تک پھیلی ہوئی احبار باب چھبیس کی 'سات گنا' پراگندگی ہے۔ 723 قبل مسیح میں شمالی دس قبائل، یعنی افرائیم کی بادشاہی (جیسے اسرائیل بھی کہا جاتا ہے)، کو بائبل کی نبوت میں مذکور ایک بادشاہی کے طور پر مہلک زخم لگا۔ وہ مہلک زخم ایک زمانی نبوت کا آغاز تھا جو 1798 میں پاپائی اقتدار اور اس کی بادشاہی کو مہلک زخم لگنے پر مکمل ہوئی۔ 1798 میں پاپائی اقتدار کا وہ مہلک زخم اُس آخری سقوطِ بابل کی تمثیل ہے جب دانی ایل باب گیارہ آیت پنتالیس کے مطابق 'شمال کا بادشاہ' اپنے انجام کو پہنچے گا اور کوئی اس کی مدد نہ کرے گا۔ آخری ایام میں بابل کی بغاوت اور اس کا سقوط 1798 میں پاپائی اقتدار کی بغاوت اور سقوط کی تمثیل سے ظاہر کیا گیا، اور اس کی تمثیل 723 قبل مسیح میں افرائیم (اسرائیل) کی بادشاہی کی بغاوت اور سقوط سے ہوئی، اور اس کی تمثیل یوسف کی اپنے باپ کے نبوی الہام کے مقابل بغاوت سے ہوئی جیسا کہ کتاب

پیدائش کے آخر میں بیان ہے۔

وہ بغاوت جس کی علامت افرائیم ہے، اس کے باپ (یوسف) کی اپنے باپ (یعقوب) کے خلاف بغاوت سے شروع ہوئی۔ یہ بالآخر شمالی دس قبائل کی بغاوت تک پہنچتی ہے، جو احبار باب چھبیس میں "سات گنا" کے طور پر پیش کی گئی "پراگندگی" پر منتج ہوتی ہے۔ وہ زمانہ جس میں شمالی بادشاہی پراگندہ رہی دو ادوار میں تقسیم ہے: ایک 538 میں ختم ہوتا ہے، اور اگلا 1798 میں، اور یہ سب اس پیغام کی طرف اشارہ کرتے ہیں جو کتاب مکاشفہ میں مہلت آزمائش کے بند ہونے سے ٹھیک پہلے کھولا جاتا ہے۔ وہ پیغام بابل کے حتمی سقوط کی نشاندہی کرتا ہے۔ افرائیم کی نبوی تاریخ کے ہر سنگ میل پر بغاوت نمایاں ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے تیرہواں شاگرد یہوداہ اسکریوتی کی بغاوت۔ یہ دو گواہ ہیں جو عدد تیرہ کو بغاوت کی علامت قرار دیتے ہیں۔ لیکن ان مقدس حقائق میں سے کوئی بھی پہچانا نہیں جا سکتا اگر کوئی شخص ایڈونٹ ازم کی ان بنیادوں پر قائم نہ ہو جن کی بنا اس پہلے سچ پر رکھی گئی تھی جیسے ملرنے دریافت کیا تھا، اور اس پہلے سچ پر جیسے ایڈونٹ ازم نے ترک کر دیا۔

پیدائش کا اختتام اُن تمام دیگر نکات سے مطابقت رکھتا ہے جن پر ہم غور کر رہے ہیں۔ خلاصہ یہ ہے:

ابتدا میں باپ، بیٹے اور روح القدس کی آسمانی تین ہستیوں نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق کا مشاہدہ کیا، جو بیٹے کے ذریعے انجام پائی، جو کلام بھی ہے۔ کلام باپ کی طرف سے بنی نوع انسان تک پیغام رسانی کا وسیلہ بنا، اور یہی کلام انسان کے لیے باپ سے رابطہ کرنے کا واحد راستہ ہے۔ باپ کا پیغام بیٹے نے فرشتہ جبرائیل کو دیا، جس نے آسمان میں لوسیفر کی بغاوت کے بعد لوسیفر (نور بردار) کی جگہ لی۔ جبرائیل یہ نور، یعنی پیغام، وصول کرتا ہے اور اسے ایک نبی تک پہنچاتا ہے، جو ایک مقدس مخلوق ہے جسے باپ کا پیغام گم ہونے کی تخلیق شدہ خاندان تک پہنچانے کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔ نبی کو دیا گیا پیغام لکھا جاتا ہے اور پھر بنی نوع انسان تک پہنچایا جاتا ہے۔ ابلاغ کے ہر مرحلے میں پیغام مقدس رہتا ہے، اور اسی وجہ سے لازم ہے کہ انبیاء، جو گم ہونے والے انسان ہیں، مقدس ہوں۔ جب یہ مقدس پیغام گم ہونے والے انسانیت کے ہاتھوں میں منتقل ہوتا ہے، تو امکان رہتا ہے کہ انسانیت مقدس پیغام کو غیر مقدس ہاتھوں سے سنبھالے۔ یوں مقدس پیغام کا نور روشنی بھی پیدا کرتا ہے اور تاریکی بھی۔ جب یہ پیغام گم ہونے والے انسان کے خاندان کے لوگوں کو ملتا ہے تو اس میں وہی تخلیقی قوت شامل ہوتی ہے جس نے سب چیزیں پیدا کیں، اور یہی قوت اس ہستی کو راست باز ٹھہراتی ہے۔ ابلاغ کے عمل کی ابتداء اس کے انجام کی تصویر دکھاتی ہے۔ لہذا اگر پیغام سنا، پڑھا اور قائم رکھا جائے، تو یہ پیغام گم ہونے والے انسان کو بیٹے کی شبیہ میں از سر نو پیدا کر دیتا ہے۔

مبارک ہے وہ جو پڑھتا ہے، اور وہ جو اس نبوت کی باتیں سنتے ہیں اور اس میں لکھی ہوئی باتوں پر عمل کرتے ہیں، کیونکہ وقت نزدیک ہے۔ مکاشفہ 1:3

یوحنا تحقیقی عدالت کے "آخری دنوں" میں زوال یافتہ انسانیت کی تصویر پیش کرتا ہے جو اپنے پیچھے سے ایک آواز سنتے ہیں اور پلٹ کر اس پیغام کو قبول کرتے ہیں جو ماضی کی طرف لے جاتا ہے۔ جو لوگ اس پیغام کو قبول کرتے ہیں اور اسے اپنی زندگی کا محض ایک حصہ نہیں بلکہ اپنی پوری زندگی بنا لیتے ہیں، وہ وہیں اور اسی وقت راست باز ٹھہرائے جاتے ہیں۔ راست باز ٹھہرایا جانا دراصل پاک بنایا جانا ہے۔ جب وہ لوگ جو باپ کی طرف سے بھیجا گیا پیغام پڑھتے اور سنتے ہیں، اس پیغام کو قبول کرتے ہیں اور پاک بنائے جاتے ہیں، تو یہ پیغام کے اندر موجود تخلیقی قدرت کے وسیلہ سے ہوتا ہے۔ یہی تخلیقی قدرت انسانوں کو راست باز ٹھہرانے کا کام سرانجام دیتی ہے، جب لوگ ابراہیم کی مانند ایمان لاتے ہیں۔ پیغام انہیں ہدایت دیتا ہے کہ وہ پلٹیں اور پیچھے سے آنے والی آواز سنیں، جو قدیم راہوں کی طرف لے جاتی ہے، جو بنیادی سچائیاں ہیں۔ یہ پیغام انہیں ساری سچائی میں رہنمائی دیتا ہے، اور جب وہ اُن قدیم راہوں پر چلتے ہیں تو وہ راست بازوں کے راستے پر چل رہے ہوتے ہیں۔

لیکن راستبازوں کی راہ چمکتی ہوئی روشنی کی مانند ہے جو دن کامل تک اور بھی زیادہ چمکتی جاتی ہے۔ بدکاروں کی راہ تاریکی کی سی ہے؛ وہ نہیں جانتے کہ کس چیز سے ٹھوکر کھاتے ہیں۔ میرے بیٹے، میرے کلام پر توجہ دے؛ میرے اقوال کی طرف اپنا کان لگا۔ انہیں اپنی آنکھوں سے اوجھل نہ ہونے دے؛ انہیں اپنے دل کے بیچ میں رکھ۔ کیونکہ جو انہیں پاتے ہیں ان کے لیے وہ زندگی ہیں، اور ان کے سارے جسم کے لیے صحت۔ ہر طرح کی حفاظت کے ساتھ اپنے دل کی نگہبانی کر؛ کیونکہ زندگی کے چشمے اسی سے پھوٹتے ہیں۔ ٹیڑھی زبان کو اپنے سے دور رکھ، اور کج لبوں کو اپنے سے بعید کر۔ تیری آنکھیں سیدھا آگے دیکھیں، اور تیری پلکیں تیرے سامنے سیدھی رہیں۔ اپنے پاؤں کی راہ پر غور کر، اور اپنی سب راہیں مستحکم ہو جائیں۔ نہ دینے کو مڑ نہ بائیں کو؛ اپنے پاؤں کو بدی سے ہٹا لے۔ امثال 4:18-27۔

جو لوگ پہنچائے گئے پیغام کے باعث راستباز ٹھہرائے گئے ہیں وہ اس راہ پر چلتے ہیں جو برابر زیادہ روشن ہوتی جاتی ہے، مگر یہی روشنی شریروں کی راہ کو اسی نسبت سے تاریک تر کر دیتی ہے۔ روشنی اندھیرے سے الگ کرتی ہے۔ وہ خلاق قدرت جس نے ابتدا میں حکم دیا تھا کہ روشنی ہو، انجام میں بنی نوع انسان پر بھی وہی اثر پیدا کرتی ہے جو ابتدا میں روشنی نے کیا تھا۔ وہ طبقہ جو عقب سے آنے والی آواز سننے سے انکار کرتا ہے، اور اسی لیے اندھیری راہ اختیار کرتا ہے، اُس کے کلام پر 'ٹھوکر' کھاتا ہے، کیونکہ وہ بنیادی پتھر، اُس پرانے آزمودہ پتھر سے ٹھوکر کھاتا ہے۔ وہ آواز الفا اور اومیگا ہے، اور جب راستباز ان کلمات کو سنتے ہیں اور اپنے دل ان کی طرف مائل کرتے ہیں تو وہ ان کلمات کو اپنے دلوں کے بیچ میں سنبھال رکھتے ہیں، کیونکہ الفا اور اومیگا ان کے دلوں کو آباء کی طرف (یعنی ماضی کی طرف) پھیر دیتا ہے، اور آباء کے دل انجام کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

راستباز کی راہ راستی ہے؛ اے نہایت راست، تو راستباز کی راہ کو ہموار کرتا ہے۔ ہاں، اے خداوند، تیرے فیصلوں کی راہ میں ہم نے تیرا انتظار کیا ہے؛ ہماری جان کی خواہش تیرے نام اور تیری یاد کی طرف ہے۔ رات کو میں نے اپنی جان سے تجھے چاہا ہے؛ ہاں، اپنی روح سے جو مجھ میں ہے، میں صبح سویرے تجھے تلاش کروں گا؛ کیونکہ جب تیرے فیصلے زمین پر ہوتے ہیں تو دنیا کے باشندے راستی سیکھتے ہیں۔ اشعیاہ 9:26-7۔

خدا ان لوگوں کو تولتا ہے، یا وہ ان کا انصاف کرتا ہے، جو راستبازوں کی راہ پر چلتے ہیں، اور یہ وہ 'آخری دنوں' میں کرتا ہے جب اُس کے فیصلے زمین میں ہوتے ہیں۔ راستباز وہ ہیں جنہوں نے دس کنواریوں کی تمثیل میں تاخیر کے وقت کی تکمیل میں خداوند کا انتظار کیا ہے۔ بڑھتی ہوئی معرفت کی راہ پر چلنے والوں کی خواہش یہ ہے کہ وہ خدا کے نام، یعنی اُس کے کردار، کو زیادہ سے زیادہ سمجھیں۔ جنہوں نے اپنے خداوند کا انتظار کیا ہے، وہی آخری تنبیہی پیغام سناتے ہیں، کیونکہ وہی آدھی رات کی پکار کا اعلان کرتے ہیں، جو ظاہر ہے کہ مکاشفہ اٹھارہ کا پہلا اندرونی پیغام ہے جس کے بعد دوسرا، بیرونی پیغام آتا ہے۔

اور ان باتوں کے بعد میں نے ایک اور فرشتہ کو آسمان سے اترتے دیکھا، جس کے پاس بڑی قدرت تھی، اور زمین اس کے جلال سے روشن ہو گئی۔ اور اس نے بڑی قوت سے بلند آواز میں پکار کر کہا، بابل عظیم گر پڑا ہے، گر پڑا ہے، اور وہ شیاطین کا مسکن، ہر ناپاک روح کا ٹھکانا، اور ہر ناپاک اور نفرت انگیز پرندے کا قید خانہ بن گیا ہے۔ کیونکہ سب قومیں اس کی زناکاری کے قہر کی مے پی چکیں، اور زمین کے بادشاہوں نے اس کے ساتھ زنا کیا، اور زمین کے تاجروں نے اس کی عیاشی کی فراوانی سے دولت مند ہو گئے۔ اور میں نے آسمان سے ایک اور آواز سنی جو کہتی تھی، اے میرے لوگو، اس میں سے نکل آؤ، تاکہ تم اس کے گناہوں میں شریک نہ بنو اور اس کی آفتوں میں سے کچھ نہ پاؤ۔ مکاشفہ 4:18-1۔

جب 11 ستمبر، 2001 کو مکاشفہ باب اٹھارہ کا فرشتہ نازل ہوا، تو سیونٹھ ڈے ایڈونٹسٹ کلیسیا نے پرانے راستوں کی طرف لوٹنے کی اُس آخری پکار کو ماننے سے انکار کر دیا۔ تب اس نے ریاست ہائے متحدہ

میں حقیقی پروٹسٹنٹ ازم کے سینگ کے طور پر اپنی حیثیت کھو دی۔ اسی وقت اُن لوگوں کے لیے ایک آزمائشی عمل شروع ہوا جنہوں نے اُس زور آور آواز کے پیغام کو قبول کرنے اور اسے کھا لینے کا انتخاب کیا، جیسا کہ یوحنا کی مثال میں تھا جب 11 اگست، 1840 کو ایڈونٹ ازم کے آغاز پر مکاشفہ باب دس کا فرشتہ نازل ہوا تھا۔ وہ روحانی قوم جس نے، جب پہلے فرشتے کا پیغام رد کر دیا گیا، حقیقی پروٹسٹنٹ ازم کی علمبرداری سنبھالی تھی، پھر ایڈونٹ ازم کے آغاز میں مرتد پروٹسٹنٹ ازم کے نقش قدم پر چل پڑی۔

تب حقیقی پروٹسٹنٹ کا سینگ اُن لوگوں کو دیا گیا جنہوں نے وہ پیغام قبول کیا جو مکاشفہ باب دس میں فرشتے کے ہاتھ میں موجود چھوٹی کتاب میں تھا۔ ایڈونٹزم کے آغاز میں 1840 سے 1844 تک کا امتحانی عمل، ایڈونٹزم کے اختتام پر 11 ستمبر 2001 سے امریکہ میں اتوار کے قانون تک جاری رہنے والے امتحانی عمل کی نمائندگی کرتا ہے۔ 1840 سے 1844 کے ابتدائی دور میں، اور 11 ستمبر 2001 کو شروع ہونے والے امتحانی عمل میں، پروٹسٹنٹ ازم کی علمبرداری رکھنے والے سابقہ مومنین کے گروہ سے حقیقی پروٹسٹنٹ ازم کی علمبرداری سنبھالنے والے نئے مومنین کے گروہ کی طرف عہد کی منتقلی کی نشاندہی ہوتی ہے۔

راستیازوں کی راہ پر ہماری غور و فکر کے لیے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اس تاریخ کے اندر ایک ایسی مایوسی پیش آتی ہے جو انتظار کے زمانے کے آغاز کی علامت بنتی ہے۔ اس عرصے میں وفادار اپنے خداوند کے منتظر رہتے ہیں، اور یہ عرصہ اُس وقت ختم ہوتا ہے جب آدھی رات کی پکار کے پیغام کی مہر کھلتی ہے۔ ایڈونٹ ازم کے آغاز میں یہ آزمائشی عمل اُس وقت ختم ہوا جب 22 اکتوبر 1844 کو آدھی رات کی پکار کا پیغام اختتام پذیر ہوا۔ آخر میں یہ آزمائشی عمل اُن کے لیے ختم ہوگا جن کی نمائندگی یوحنا کرتا ہے، امریکہ میں اتوار کے قانون کے موقع پر۔ آخر میں آدھی رات کی پکار کا پیغام بالکل ویسے ہی اختتام پذیر ہوگا جیسے آغاز میں ہوا تھا، اور ایڈونٹ ازم کے آغاز میں آدھی رات کی پکار کا پیغام آزمائشی عمل کے اختتام سے پہلے ہی مہر شکنی کے ذریعے کھول دیا گیا تھا۔ آغاز میں آدھی رات کی پکار کا پیغام اب اختتام پر کھولا جا رہا ہے۔

راست ٹھہرائی ہوئی عاقل دوشیزائیں خدا کے ساتھ عہد باندھتی ہیں جب شریر نادان دوشیزائیں موت کا عہد باندھتی ہیں۔

جن سے اُس نے کہا، یہ وہ آرام ہے جس سے تم تھکے ماندوں کو آرام دے سکتے ہو؛ اور یہ فرحت ہے؛ مگر انہوں نے سنا نہ چاہا۔ لیکن خداوند کا کلام اُن کے لئے حکم پر حکم، حکم پر حکم؛ سطر پر سطر، سطر پر سطر؛ یہاں کچھ، وہاں کچھ ہو گیا؛ تاکہ وہ جائیں، اور پیچھے گر پڑیں، اور ٹوٹ جائیں، اور پھندے میں پھنسیں، اور گرفتار ہوں۔ پس اے ٹھٹھا کرنے والو، جو اُس قوم پر حکومت کرتے ہو جو یروشلیم میں ہے، خداوند کا کلام سنو۔ کیونکہ تم نے کہا ہے، ہم نے موت کے ساتھ عہد باندھا ہے، اور پاتال کے ساتھ ہم نے سمجھوتہ کیا ہے؛ جب وہ امدتاً ہوا عذاب گزرے گا، تو وہ ہم تک نہ پہنچے گا؛ کیونکہ ہم نے جھوٹ کو اپنی پناہ گاہ بنایا ہے، اور کذب کے نیچے ہم نے اپنے آپ کو چھپایا ہے۔ اس لئے خداوند خدا یوں فرماتا ہے: دیکھو، میں صیون میں بنیاد کے لئے ایک پتھر رکھتا ہوں، آزمودہ پتھر، بیش قیمت کونے کا پتھر، پائدار بنیاد؛ جو ایمان لائے گا وہ جلدی نہ کرے گا۔ اشعیا 28:12-16۔

راستیاز ٹھہرائے ہوئے لوگ آدھی رات کی پکار کا مقدس پیغام کلیسیا تک پہنچاتے ہیں، اور اس کے بعد وہ دوسری آواز کے پیغام کا اعلان کرتے ہیں جب وہ انسانیت کو بابل سے نکلنے کے لیے پکارتے ہیں۔

پس دنیا کو خبردار کرنے کے آخری کام میں، کلیسیاؤں کو دو الگ الگ ندائیں دی جاتی ہیں۔ دوسرے فرشتے کا پیغام یہ ہے: 'بابل گر گیا، گر گیا، وہ عظیم شہر، کیونکہ اس نے اپنی زناکاری کے قہر کی شراب تمام قوموں کو پلائی۔' اور تیسرے فرشتے کے پیغام کی بلند ندا میں آسمان سے ایک آواز سنائی دیتی ہے جو کہتی ہے، 'اے میرے لوگو، اس میں سے نکل آؤ، تاکہ تم اس کے گناہوں کے شریک

نہ بنو اور تم پر اس کی بلائیں نہ آئیں۔ کیونکہ اس کے گناہ آسمان تک پہنچ گئے ہیں، اور خدا نے اس کی بد اعمالیوں کو یاد رکھا ہے۔' ریویو اینڈ پیرلڈ، 6 دسمبر 1892۔

جو لوگ بابل سے نکل آتے ہیں اور راستبازوں کی راہ پر چلنے والوں کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں، وہ آسمانی تثلیث کے نام سے ظاہر کیے گئے بپتسمہ کے پانی کے ذریعے گلہ میں قبول کیے جاتے ہیں۔ عادل ٹھہرائے جانے والے، خواہ وہ جو اس وقت پطمس پر یوحنا کو دیا گیا پیغام سن رہے ہیں یا وہ جو بعد ازاں بابل سے پکار کر نکالے جاتے ہیں—سب روح القدس کو قبول کرنے سے عادل ٹھہرتے ہیں۔ روح القدس کی الوہیت اور انسان کی انسانیت کا وہ امتزاج اُس وقت بطور مثال پورا کیا گیا جب مسیح نے اپنے اوپر انسانی فطرت اختیار کی۔ ایک لاکھ چوالیس ہزار کی نمائندگی دو گواہوں کی صورت میں کی گئی: یعقوب کے بارہ بیٹے اور بارہ شاگرد۔ شریروں کی نمائندگی تیرہواں قبیلہ اور تیرہواں شاگرد کرتے ہیں۔ دونوں مثالوں کے دونوں "تیرہ" خدا کے لیے کہیں ہونے کو بلائے گئے تھے، اور جو اس بلائے ہوئے منصب کو رد کرتے ہیں اُن کی نمائندگی عیسو کرتا ہے، جبکہ اس کا چھوٹا بھائی یعقوب اُن کی نمائندگی کرتا ہے جو اس بلائے ہوئے منصب کو قبول کرتے ہیں۔ عیسو اور یعقوب دونوں آخری زمانہ میں لاودکیائی سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ایک طبقہ نبی کی تحریروں کے ذریعے پہنچایا گیا مقدس پیغام قبول کرتا ہے اور اُن کا نام اسرائیل رکھ دیا جاتا ہے، جبکہ عیسو اپنا نام برقرار رکھتا ہے۔

الفا اور اومیگا کی ان نو سطور میں یقیناً بہت کچھ اور بھی ہے، کیونکہ یہ محض خدا کے کلام میں آغاز و انجام کا ایک مختصر خلاصہ تھا۔

تاریخ کے نو خطوط ہیں جو تخلیق سے لے کر مسیح کی دوسری آمد تک کی نبوی تاریخوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ابتدا اور انتہا کی یہ تمام نو نبوی خطوط براہ راست مکاشفہ باب تین کی پہلی تین آیات سے مربوط ہیں۔ وہ تین آیات یہ واضح کرتی ہیں کہ یسوع مسیح کا مکاشفہ، جس کی مہر مہلت ختم ہونے سے عین پہلے کھولی جاتی ہے، خدا کی تخلیقی قدرت کا اظہار ہے۔ اور کون سی قدرت ایسی پیچیدہ، باہم گنہی ہوئی گواہی کی تشکیل کر سکتی تھی جو متنوع گواہوں کی فراہم کردہ ہو، جنہوں نے موسیٰ کے زمانے سے لے کر یوحنا مکاشفہ نگار کے زمانے تک اپنی شہادت دی؟

اپنے جوتے اتار دو، کیونکہ یہ مقدس زمین ہے۔